HOLY FAITH PRESENTATION SCHOOL

RAWALPORA SRINAGAR KASHMIR

TERM- I ASSIGNMENT (Class: - 9th – Urdu)

جماعت۔نویں مضمون۔اردو میقات۔اول

Term (IST)

حصہ شاعری کے دو اسباق

غزلیات

سبق۔فیض احمد فیض

Page no (115)

فیض احمد فیض کا نوٹ اور الفاظ معنیٰ کتاب سے کاپی پر لکھنا اور یاد کرنا۔

غزل نمبر

(1)

گلوں میں رنگ بھرے باد نو بہار چلے

چلے بھی آؤ کہ گلشن کا کاروبار چلے

غزل کے مطلع میں شاعر اپنے محبوب کی آمد کا انتظار کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اے میرے محبوب چمن کا نظام تمہاری وجہ سے رکا ہوا ہے۔اگر تم آجاتے تو نئی بہار کی ہوا پھولوں میں رنگ بھر کے آگے بڑھ جاتی اور گلشن میں رنگ برنگے پھول کھل اٹھتے۔یعنی میری بہار تم سے ہے جب تک تم نہیں آتے تب تک بہار میرے لیے خذان سے بدتر ہے۔

قفس اداس ہے یارو صبا سے کچھ تو کہو

کہیں تو بہر خدا آج ذکر یار چلے

تشریح۔شاعر اس شعر میں قید خانے کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آج جیل میں بہت اداسی ہے اور شاعر چاہتا ہے کہ صبا کہیں سے کوئی ایسا پیغام لائے کہ جس سے دل کے بہلنے کی کوئی صورت نکلے۔اس شعر میں صنعت تجسیم کا استعمال کرتے ہوئے صبا کو جاندار کے روپ میں پیش کیا ہے اور شاعر چاہتا ہے کہ صبا وطن سے پیغام لائے جس سے جیل خانے کی فضا خوشگوار ہو جائے۔

HOLY FAITH PRESENTATION SCHOOL

RAWALPORA SRINAGAR KASHMIR

TERM- I ASSIGNMENT (Class: - 9th – Urdu)

کبھی تو صبح تیرے کنج لب سے ہو آغاز

کبھی تو شب سر کاکل سے مشکبار چلے

تشریح۔شاعر کہتا ہے کہ غلامی کی زندگی جو ہم بسر کر رہے ہیں کبھی تو اس کا خاتمہ ہو جائے اور ہم ایک آزاد صبح میں اپنی آنکھیں کھولیں ۔ہم اپنے دن کا آغاز مسکراتے ہوئے کریں اور ہماری شام ہر غم سے آزاد ہو۔

بڑا ہے درد کا رشتہ یہ دل غریب ہی سہی

تمہارے نام پہ آئیں گے غمگسار چلے

تشریح۔شاعر کہتا ہے کہ دنیا میں سب سے بڑا رشتہ درد کا رشتہ ہے اگرچہ ہم وطن سے دور ہیں جیل میں ہیں۔لیکن جن کے دلوں میں وطن کا درد ہے وہ اپنی قوم سے درد کا رشتہ رکھتے ہیں۔وہ وطن کے نام پر مر مٹنے کے لیے ہمیشہ رہیں گے۔یعنی وطن کا نام جب بھی لیا جائے گا جب بھی وطن کو ضرورت ہوگی تو غمگسار دوڑے چلے آئیں گے۔

جو ہم پہ گزری سو گزری مگر شب ہجراں

ہمارے اشک تری عاقبت سنوار چلے

تشریح۔شاعر لکھتا ہے کہ جدائی کی رات یعنی غلامی کے دور میں ہم نے جو کچھ سہا اور برداشت کیا اس کا ہمیں کوئی غم نہیں بلکہ ھم خوش ہیں کہ ہماری قربانیاں نتیجہ خیز ثابت ہوئیں اور ہمارے آنسوں رائیگاں نہیں ہوئے یعنی آزادی ہم نے حاصل کی۔

حضور یار ہوئی دفتر جنوں کی طلب

گرہ میں لے کے گریباں کا تار تار چلے

تشریح۔یہ شعر فیض احمد فیض کی غزل سے لیا گیا ہے اس شعر میں شاعر فرماتے ہیں کہ محبوب کی محفل میں جب میری دیوانگی کے بارے میں مجھ سے پوچھا گیا اور جب وہاں میرا نام پکارا گیا تو میں اپنے گریبان کے چھیتڑے لے کر اپنے محبوب کے سامنے حاضر ہوا۔کیوں کہ دیوانگی کے عالم میں میں نے اپنے گریبان کو تار تار کیا ہے۔اس لئے میری دیوانگی کا سب سے بڑا ثبوت میرے گریبان کے ٹکڑے ہیں۔

HOLY FAITH PRESENTATION SCHOOL

RAWALPORA SRINAGAR KASHMIR

TERM- I ASSIGNMENT (Class: - 9th – Urdu)

مقامِ فیض کوئی راہ میں جچا ہی نہیں

جو کوئے یار سے نکلے تو سوئے دار چلے

تشریح۔ فیض احمد فیض غزل کے مقطع میں لکھتے ہیں عشق کی راہ میں مجھے کوئی مقام پسند ہی نہیں آیا۔ کیوں کہ عشق کے بعد دنیا میں کوئی چیز میرے دل کو اچھی نہیں لگی۔ اسی لئے جب میں محبوب کے کوچے سے نکلا تو تختہ دار کی طرف چلا گیا۔ یعنی محبوب سے محبت کا جنون تھا پھر وطن سے محبت کا جنون سوار ہو گیا۔

غزل نمبر

(2)

کب ٹھہرے گا درد اے دل کب رات بسر ہو گی

سنتے تھے وہ آئیں گے سنتے تھے سحر ہو گی

تشریح۔ فیض احمد فیض غزل کے مطلع میں آزادی کی آمد کا انتظار کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ہم نے سنا ہے کہ غلامی کا اندھیرا ختم ہو جائے گا اور آزادی کی صبح نمودار ہو گی۔ پھر ہمارے دکھ درد کم ہو جائیں گے مگر ہمیں اتنا انتظار کیوں کرنا پڑتا ہے آخر کب تک ہمیں اور دکھ برداشت کرنے ہونگے۔

کب جان لہو ہو گی کب اشک گہر ہو گا

کس دن تری شنوائی اے دیدہ تر ہو گئی

تشریح۔ فیض احمد فیض اس شعر میں فرماتے ہیں کہ آخر کب ہمارے بے جان چہروں پر مسکراہٹ پھیلے گی اور کب ہمارے آنسوؤں کی قیمت ادا کر دی جائے گی۔ وہ دن کب آئے گا جب ہماری قربانیوں کا بدلہ ہمیں آزادی کی صورت میں دیا جائے گا۔

HOLY FAITH PRESENTATION SCHOOL

RAWALPORA SRINAGAR KASHMIR

TERM- I ASSIGNMENT (Class: - 9th – Urdu)

کب مہکے گی فصلِ گل کب بہکے گا میخانہ

کب صبحِ سخن ہوگی کب شامِ نظر ہوگی

تشریح۔شاعر فرماتے ہیں کہ کس دن پھولوں کا موسم ہمیں حقیقی خوشی دے گا۔ کب ہم ایسی صبح اور ایسی شام کا نظارہ کریں گے جو غموں اور پریشانیوں سے آزاد ہو۔یعنی آزادی کی خوشی ہمیں کب حاصل ہوگی۔

واعظ ہے نہ زاہد ہے ناصح ہے نہ قاتل ہے

اب شہر میں یاروں کی کس طرح بسر ہوگی

تشریح۔شاعر فرماتے ہیں کہ اب اس شہر میں عاشقوں کا زندگی بسر کرنا دشوار ہوگیا ہے کیونکہ اس شہر میں نہ واعظ ہے نہ کوئی نصیحت کرنے والا ہے اور نہ ہی کوئی قاتل ہے۔لہذا ان لوگوں کے بغیر عاشق کی زندگی بے معنی ہے۔انہی لوگوں کی تکرار سے عاشق کا جنون بڑھ جاتا ہے۔

کب تک ابھی رہ دیکھیں اے قامت جانانہ

کب حشر معیّن ہے تجھ کو تو خبر ہوگی

تشریح۔شاعر آخری شعر میں اپنے محبوب سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں کہ اے میرے محبوب میں آخر کب تک تیرا انتظار کرتا رہوں گا۔ تیرا ملنا میرے لئے ایک قیامت ہے اب تو یہ بتا کہ قیامت کب آئے گی۔تاکہ میں تجھ سے مل سکوں۔یا اگر تو قیامت کے روز ہی میرے سامنے آئے گا پھر تو یہ بتا کہ قیامت کب آئے گی۔

سوالات۔

سوال۔فیض کی شاعری کا موضوع کیا ہے؟

جواب۔ فیض کی شاعری کا موضوع انقلابیت ہے۔

HOLY FAITH PRESENTATION SCHOOL

RAWALPORA SRINAGAR KASHMIR

TERM- I ASSIGNMENT (Class: - 9th – Urdu)

سوال۔ فیض کی ان غزلوں میں قفس اور چمن یارات اور سحر کے الفاظ ان معنوں میں استعمال نہیں ہوئے ہیں جن معنوں میں یہ عام طور پر اردو غزل میں استعمال ہوتے رہے ہیں۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ فرق کیا ہے؟

جواب۔ فیض کی غزلوں میں محبوب کا وہ تصور نہیں ملتا جو روایتی شاعری میں عام طور پر پایا جاتا ہے ان کی شاعری میں محبوب کا لفظ عموماً آزادی امن وسکون اور انسانیت سے جڑا ہوا ہے۔

سوال۔ باد نوبہار۔ کنج لب۔ شب ہجراں۔ قامت جانانہ تراکیب ہیں۔ لفظوں کو اضافت سے ملایا جائے تو ترکیب بن جاتی ہے۔ اس طرح کی فارسی تراکیب کا استعمال اردو شاعری میں عام رہا ہے آپ مزید پانچ اور تراکیب لکھیے۔

جواب۔ بادصبا۔ وادی گلشن۔ گلزار چمن۔ دفتر جنوں۔ حضور یار۔ کوئے یار۔ سوئے دار۔

سبق۔ تنہا انصاری

Page no (122)

تنہا انصاری کا نوٹ اور الفاظ معنی کتاب سے کاپی پر لکھنا اور یاد کرنا۔

غزل نمبر

(1)

مری ہر صبح پر فرقت میں تیری

اندھیرا شام غم کا چھا رہا ہے

تشریح۔ یہ شعر تنہا انصاری کی غزل سے لیا گیا ہے۔ شاعر اس شعر میں محبوب کی جدائی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ محبوب کی جدائی میں میری ہر صبح پر شام غم کا سا اندھیرا چھا جاتا ہے۔ یعنی محبوب کی جدائی میں میرا ہر پل رنج و غم میں بسر ہو رہا ہے اور مجھے کسی بھی طرح خوشی میسر نہیں ہوتی۔

HOLY FAITH PRESENTATION SCHOOL

RAWALPORA SRINAGAR KASHMIR

TERM- I ASSIGNMENT (Class: - 9th – Urdu)

کئے جاتا ہوں میں جتنا مداوا

غم میں دل اور بڑھتا جا رہا ہے

تشریح۔ شاعر اس شعر میں کہتے ہیں کہ میرے دل کا غم اور درد کسی بھی طرح کم نہیں ہوتا میں اپنے دل کو جتنا بھی سنبھالنے کی کوشش کرتا ہوں۔ میں اتنا بے قابو ہو جاتا ہوں۔ میں اپنے درد کا جتنا بھی علاج کرتا ہوں درد اتنا ہی بڑھتا جاتا ہے۔ یعنی میں جتنی بھی کوشش کرتا ہوں غم اتنی ہی شدت پکڑتا ہے۔

مری دنیا سے کٹ کر جانے والے

تصور تیرا کیوں تڑپا رہا ہے

تشریح۔ شاعر اس شعر میں اپنے محبوب سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں کہ اے میرے محبوب تم مجھ سے جدا ہو کر مجھ سے بہت دور جا چکے ہو۔ اب ہمارا ملنا ایک نا ممکن سی بات ہے لیکن اس کے باوجود بھی میں تمہیں بھلا نہیں پاتا ہوں۔ تمہارا خیال آ کر بار بار مجھے تڑپاتا ہے۔

نقاب رخ الٹ کر کس نے رکھ دی

فلک پر چاند بھی شرما رہا ہے

تشریح۔ شاعر اس شعر میں درپردہ اپنے محبوب کی خوبصورتی کی تعریف کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ آسمان پر چاند شرما رہا ہے اور بادلوں میں چھپنے کی کوشش کر رہا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ شاید میرے محبوب نے اپنی چہرے کو بے نقاب کر لیا ہوگا اور چاند میرے محبوب کے خوبصورت چہرے کو دیکھنے کے بعد شرما رہا ہے۔ یعنی میرا محبوب چاند سے زیادہ خوبصورت ہے۔

HOLY FAITH PRESENTATION SCHOOL

RAWALPORA SRINAGAR KASHMIR

TERM- I ASSIGNMENT (Class: - 9th – Urdu)

خیال پرسش اعمال تنہا

ابھی سے روح کو تڑپا رہا ہے

تشریح۔ شاعر اس شعر میں اپنی نرمی کو ظاہر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جب مجھے یہ خیال آتا ہے کہ روز قیامت رب میرے اعمال کی پوچھ تاچھ کرے گا تو میری روح ابھی سے تڑپ اٹھتی ہے۔ کیوں کہ میرے اعمال ایسے ہیں کہ میں اپنے رب کے سامنے کھڑا ابھی نہیں ہو پاؤں گا۔

غزل نمبر

(2)

تیری فرقت میں مجھ پر ہر گھڑی جو کچھ گزرتی ہے

سمجھتا خود ہوں لیکن تم کو سمجھانا نہیں آتا

تشریح۔ تنہا انصاری غزل کے پہلے شہر میں اپنے محبوب سے مخاطب ہو کر لکھتے ہیں کہ اے میرے محبوب تمہاری جدائی میں جو کچھ بھی میں برداشت کرتا ہوں اور جو کچھ مجھ پر گزرتی ہے میں اس کو لفظوں میں بیان نہیں کر سکتا۔ جدائی میں میری حالت کیا ہوتی ہے اس کا اندازہ صرف مجھے ہے اور میں کسی دوسرے کو اپنے دل کی حالت نہیں سمجھا پاتا ہوں۔

میں گل ہوں مسکرا رہتا ہوں طوفان کے عالم میں خزاں کے تند جھونکوں میں بھی مرجھانا نہیں آتا

تشریح۔ شاعر اس شعر میں اپنی ثابت قدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ میں ایک ایسے پھول کی مانند ہوں جو طوفان میں کھل کھلاتا اور ہرا رہتا ہے اور خزاں کی تیز جھونکوں سے بھی میں مرجھا نہیں جاتا ہوں۔ یعنی میں ہر مصیبت کا سامنا کر سکتا ہوں۔

HOLY FAITH PRESENTATION SCHOOL

RAWALPORA SRINAGAR KASHMIR

TERM- I ASSIGNMENT (Class: - 9th – Urdu)

شکستہ ناؤ اپنی اور موجوں کا تلاطم ہے

ہو کچھ بھی ساتھیوں مجھ کو تو گھبرانا نہیں آتا

تشریح۔اس شعر میں شاعر اپنی بہادری بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔کہ میں ایک ٹوٹی کشتی میں سوار ہو کر طوفان میں پھنس گیا ہوں لیکن اس کے باوجود بھی میں گھبرایا ہوا نہیں ہوں۔یعنی چاہے زندگی میں مجھے کتنی ہی تکالیف کا سامنا کیوں نہ کرنا پڑے میں ان تکلیفوں سے گھبرا کر پیچھے ہٹنے والا نہیں ہوں۔

چٹانوں کو ہٹانا ٹھوکروں سے مجھ کو آتا ہے مگر نازک سی امیدوں کو ٹھکرانا نہیں آتا

تشریح۔اس شعر میں شاعر اپنے دردمند دل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یوں تو میں بڑی بڑی مصیبت کو جھیل سکتا ہوں۔لیکن اگر کسی نے مجھ سے کوئی امید وابستہ رکھی ہو تو میں اس امید کو نہیں توڑ سکتا۔میں ہر ایک سے ہمدردی سے پیش آتا ہوں اور کسی کا دل نہیں دکھاتا۔

تڑپنے ہی میں لطف زندگی حاصل ہوا تنہا تڑپتا خود تو ہوں اوروں کو تڑپانا نہیں آتا

تشریح۔غزل کے آخری شعر میں شاعر اپنے آپ سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں کہ محبت کی تڑپ میں مجھے زندگی کا اصل لطف حاصل ہوا اور جب سے میں محبت میں تڑپا ہوں مجھے زندگی جینے میں مزہ آیا ہے۔لیکن میرا محبوب چاہے مجھے کتنا ہی کیوں نہ تڑپائے میں اس کو نہیں تڑپا سکتا کیونکہ یہ میری فطرت نہیں اور مجھے کسی کو تڑپانا نہیں آتا۔

سوالات

سوال۔مداوا سے کیا مراد ہے؟

جواب۔مداوا کے لغوی معنی علاج کے ہیں۔شاعر کہتا ہے کہ میں جتنا زیادہ اپنے محبوب کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہوں تاکہ میرے دل کا درد کم ہو جائے۔لیکن محبوب کے دور جانے سے میرے دل کا درد اور بڑھتا جا رہا ہے

HOLY FAITH PRESENTATION SCHOOL

RAWALPORA SRINAGAR KASHMIR

TERM- I ASSIGNMENT (Class: - 9th – Urdu)

سوال۔ شاعر کو پرسش اعمال کا خیال کیوں خوفزدہ کرتا ہے؟

جواب۔ شاعر نے ساری زندگی اپنے مجازی محبوب کی یاد میں گذاری اور ساری زندگی کوئی اچھا کام نہیں کیا۔ لہذا جب شاعر کو پرسش اعمال کا خیال آتا ہے تو وہ خوفزدہ ہو جاتا ہے۔

سوال۔ خزاں کے تند جھونکوں سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ خزاں کے تند جھونکوں سے مراد موسم خزاں کے تیز اور خوشک ہوا کی لہروں سے ہے۔

سوال۔ شاعر نے موجوں کے تلاطم کے ساتھ شکستہ ناؤ استعمال کر کے کس بات پر زور دینا چاہا ہے؟

جواب۔ شاعر نے اس بات پر زور دیا ہے کہ میرے پاس مصیبتوں اور پریشانیوں سے مقابلہ کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے لیکن میں پھر بھی ان چیزوں سے گھبراتا نہیں ہوں۔